احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 22 مئی 2003ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 22 مئی 2003ء 19 ربیع الاول 1424 ہجری-22 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 112

اہل مصر سے حسن سلوک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو فتح مصر کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

تم مصر کی سرزمین فتح کرو گے۔ جب تم اسے فتح کرو تو اس کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ میرا اس زمین سے رحمی تعلق ہے (آپؐ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت ہاجرہ مصر کی رہنے والی تھیں)

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب وصیة النبی باھل مصر حدیث نمبر 4615)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ بیگووال ریاست کپورتھلہ کا ایک ساہوکار اپنے کسی عزیز کے علاج کے لئے آیا حضرت مسیح موعود کو اطلاع ہوئی آپ نے فوراً اس کے لئے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر قیام و طعام کا انتظام فرمایا اور نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کی بیماری کے متعلق دریافت کرتے رہے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کو خاص طور پر تاکید فرمائی۔ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے بزرگوں کو ایک مرتبہ بیگووال جانا پڑا تھا۔ اس گاؤں کے ہم پر حقوق ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی وہاں سے آجاتا تو آپ ان کے ساتھ خصوصاً بہت محبت کا برتاؤ فرماتے۔

ایک دفعہ مولوی عبدالحکیم جو نصیر آبادی کہلاتا تھا قادیان میں آیا یہ بہت مخالف تھا اور وہی مولوی تھا جس نے لاہور میں حضرت مسیح موعود سے 1892ء میں مباحثہ کیا تھا اور اس مباحثہ کے کاغذات بھی لے کر چلا گیا تھا وہ قادیان میں آیا حضرت کو اطلاع ہوئی حضرت نواب صاحب نے اپنا مکان قادیان میں بنوالیا تھا اور وہ اس وقت کچا تھا اس کے ایک عمدہ کمرہ میں اس کو اتارا گیا اور ہر طرح اس کی خاطر تواضع کے لئے آپ نے حکم دیا اور یہ بھی ہدایت کی کہ کوئی شخص اس سے کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کی دل شکنی کا موجب ہو وہ چونکہ مخالف ہے اگر کوئی ایسی بات بھی کرے جو رنجدہ اور دل آزاری کی ہو تو صبر کیا جاوے۔ چنانچہ وہ رہا۔ میں اس مباحثہ میں جو لاہور فروری 1892ء میں ہوا تھا موجود تھا اور مجھے معلوم تھا کہ اس مباحثہ کے کاغذات وہ لے گیا تھا۔ اور واپس نہ کئے تھے میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ جناب مجھے آپ کی بڑی تلاش تھی آپ کے پاس وہ مباحثہ کے پرچے ہیں مہربانی کر کے مجھے دے دیں آپ کے کام کے نہیں اگر اپنا پرچہ نہ بھی دیں تو حرج نہیں مگر حضرت اقدس والے پرچے ضرور دے دیں۔

مولوی عبدالحکیم صاحب کو خیال تھا کہ شاید اسے کوئی اور نہیں جانتا اور حضرت صاحب نے تو اس مباحثہ کا ذکر بھی نہیں فرمانا تھا کہ اسے ندامت نہ ہو۔ بلکہ اخلاق و مروت کا اعلیٰ برتاؤ فرماتے رہے۔ مولوی صاحب بڑے جوش سے آئے تھے کہ میں مباحثہ کروں گا۔ اور وہ اپنے مکان پر مخالفت کرتے تھے اور بڑے جوش سے کرتے تھے ہم ان کی مخالفت کو سنتے اور جیسا کہ حکم تھا نہایت ادب اور محبت سے ان کی تواضع کرتے رہے آخر جب ان سے میں نے مباحثہ لاہور کے پرچے مانگے تو اس کے بعد وہ بہت جلد تشریف لے گئے اور وعدہ کر گئے کہ جاتے ہی بھیج دوں گا۔ ان کے ساتھ ہی وہ مباحثہ کے کاغذات ختم ہوئے باوجودیکہ وہ مخالفت کے لئے آیا تھا اور مخالفت کرتا رہا مگر حضرت اقدس نے اس لئے کہ وہ مہمان تھا اس کے اکرام اور تواضع کے لئے ہم سب کو حکم دیا اور سب نے اس کی تعمیل کی اس نے مباحثہ وغیرہ تو کوئی نہ کیا اور چپکے سے چل دیا۔

(سیرة مسیح موعود ص160)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی سالانہ تربیتی کلاس

شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام 47ویں سالانہ تربیتی کلاس مورخہ 6 تا 19 مئی 2003ء منعقد ہوئی۔ پاکستان بھر سے میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے طلباء نے اس میں شرکت کی۔ اس کلاس کا افتتاح مورخہ 6 مئی صبح 8:30 بجے محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ومفتی سلسلہ نے کیا تھا۔ دوران کلاس طلباء کیلئے روزانہ تعلیمی و تربیتی پروگرام ترتیب دیئے گئے تھے۔ تدریسی اوقات میں قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ، حدیث، فقہ، کلام کے مضامین پڑھائے گئے اور تقاریر کی مشق کروائی گئی۔ اس کے علاوہ نماز تہجد، ورزش، وقار عمل، کھیل اور MTA سے استفادہ اور دو مجالس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا۔ علماء سلسلہ سے مختلف تربیتی و علمی لیکچر کروائے گئے۔ 18 مئی کو تحریری امتحان لیا گیا۔ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب 19 مئی 2003ء ساڑھے بارہ بجے دوپہر ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب ناظر اشاعت تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نصیر احمد انجم صاحب ناظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ امسال 48 اضلاع کی 270 مجالس کے 948 طلباء نے کلاس میں شرکت کی۔ جبکہ گزشتہ سال 731 طلباء شریک ہوئے تھے۔ جملہ طلباء نے نظم و ضبط اور دلچسپی سے تمام پروگرامز میں حصہ لیا مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے اختتامی خطاب میں انہوں نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ خلافت خامسہ کی پہلی سالانہ تربیتی کلاس میں شامل ہوئے ہیں۔ آپ نے جو کچھ سیکھا اور پڑھا اس کو یاد رکھیں۔ خلیفہ وقت سے رابطہ رکھیں اور حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کی کتب وارشادات کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دعا کے ساتھ اس تقریب اور سالانہ تربیتی کلاس کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد طلباء اور جملہ مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1983ء (9)

26 تا 28 دسمبر جماعت کا 91واں جلسہ سالانہ ربوہ۔ حاضری پونے تین لاکھ تھی۔ 18 ممالک کے 87 نمائندوں نے شرکت کی۔ صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں ایک نمائش بھی لگائی گئی۔

جلسہ کے دوسرے دن حضور کی تازہ نظم پہلی دفعہ جلسہ پر پڑھی گئی جس کا پہلا مصرع یہ ہے

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی

حضور نے پہلی دفعہ خدام الاحمدیہ کے تحت مقابلہ مجالس بیرون میں اول آنے والی مجلس مغربی جرمنی کے قائد عبداللہ واگس ہاؤزر کو انعامی شیلڈ عطا فرمائی۔

دوسرے دن کی تقریر میں حضور نے بتایا کہ دنیا کے 38 ممالک میں 240 مشن کام کر رہے ہیں۔ 31 نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں۔

28 دسمبر عدل کے موضوع پر حضور نے سلسلہ وار خطاب کا دوسرا حصہ ارشاد فرمایا۔

30,31 دسمبر خدام الاحمدیہ سیرالیون کا سالانہ اجتماع بمقام بو۔

دسمبر جماعت کی طرف سے فقہ احمدیہ حنفیہ کی جلد اول شائع ہوئی جو پرسنل لاء، یعنی نکاح، طلاق، خلع اور وراثت کے بارہ میں ہے۔

دسمبر ورلڈ احمدیہ ڈرنری ایسوی ایشن کا قیام۔ حضور نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کو صدر مقرر کیا۔

متفرق

- ڈنمارک سے نیا رسالہ جہاد جاری ہوا۔
- ہارٹلے پول برطانیہ سے بچوں کے لئے رسالہ کوکب جاری ہوا۔
- جنوبی افریقہ سے لجنہ نے رسالہ البشریٰ اور خدام الاحمدیہ نے رسالہ الخادم جاری کیا۔
- ترکی کی استنبول یونیورسٹی نے ایک احمدی مربی عبدالغفار صاحب کو ترکی عربی ڈکشنری تیار کرنے پر پی ایچ ڈی کی ڈگری دی۔
- شکاگو میں پانچ ایکڑ زمین خریدی گئی جہاں اب مشن ہاؤس اور بیت الذکر ہے۔
- نائیجیریا میں 8ویں ہسپتال کا قیام۔
- 1983ء میں بیرون ممالک مرکزی و مقامی مربیان کی تعداد 787 تھی۔ دینی مدارس 28 کالج 2 سیکنڈری سکولز 36۔ پرائمری سکول 78 اور ہسپتال 21 تھے۔
- حضور نے اہل غانا کے لئے ہومیو پیتھی دواؤں کا عطیہ بھجوایا۔
- موریطانیہ میں جماعت کا پودا حامد مبائی صاحب لوکل مربی کے ذریعہ لگا۔
- صومالیہ میں جماعت کا قیام۔

یاد تیری ہمدم شام و سحر ہے آج بھی

یہ نظم صنعتِ توشیح میں ہے جس کے ہر شعر کے مصرع اولیٰ کا حرف اول لینے سے ممدوح کا نام یعنی "مرزا طاہر احمد" برآمد ہوتا ہے۔

م | منبع علم و عمل اور پیکر صدق و صفا | ذات پر تیری رہا ہر آن فیضان خدا
ر | روشنی علم و عمل کی تیرگی میں، تجھ سے تھی | عزم و استقلال کا پیکر تھی تیری زندگی
ز | زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی تری | معترف خلق و مروت کے ہیں تیرے غیر بھی
ا | آدمی کو آدمیت آشنا تو نے کیا | آشتی کا آندھیوں میں کر دیا روشن دیا
ط | طاہر و محمود تیری ہر ادا ہر بات تھی | مرجعِ خلق خدائے پاک تیری ذات تھی
ا | آشنا رمزِ حقیقت سے کیا تو نے ہمیں | گامزن راہِ وفا پر کر دیا تو نے ہمیں
ہ | ہوگئی اندھیر دنیا تو جدا جس دم ہوا | اشکبار آنکھیں ہوئیں اور دل ہمارا بجھ گیا
ر | رو رہے ہیں تیرے شیدائی جدائی میں تری | سچ تو یہ ہے ہوگئی بے کیف اپنی زندگی
ا | "آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے"
ح | حسن عالمتاب تیرا جلوہ گر ہے آج بھی | یاد تیری ہمدم شام و سحر ہے آج بھی
م | میرے طاہر کفر سے تو برسرِ پیکار تھا | تیرا دم اعدائے ملت کے لئے تلوار تھا
د | دردِ دل سے اب ترے محمود کی ہے یہ دعا
تیرے مرقد پر کرے نازل خدا رحمت سدا

ڈاکٹر محمود الحسن

ہرفن کے مقابلہ کی مہارت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

"تمہیں چاہئے کہ تم دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کے بھی ماہر ہو اور ہر فن میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کسی مباحثہ میں گئے۔ وہاں لوگوں نے تمسخر اور استہزاء شروع کر دیا۔ آخر مولوی صاحب کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا ہنسی اور ٹھٹھے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا مولوی اگر قرآن کے علم میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ حدیث میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ فقہ میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے۔ عربی فارسی اور اردو کی تقریر میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے اور اگر شعر اور ڈھولے بولنا چاہے تو بولے اور اگر اسے اپنی طاقت پر ناز ہے تو میرے ساتھ بینی پکڑ لے۔ اس پر وہ سب خاموش ہو گئے۔ پس دنیا میں ہر فن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہئے۔ جب تک تم میں ہر قسم کے فنون کے ماہر نہ ہوں تم دوسروں کا کس طرح مقابلہ کر سکو گے۔ پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آگئی۔ ہر روز رات کو سونے سے پیشتر سوچو کہ دن میں تم نے کتنا کام کیا۔ اگر تم روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرو گے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہوگا اور اس وقت تمہارا وجود سلسلہ کے لئے مفید ہوگا ورنہ جیسے ہمالیہ پہاڑ کو بوٹ سے ٹھڈے لگانے والا پاگل ہے، تم بھی پاگل سمجھے جاؤ گے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تمہارا کام ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ اگر تم پاگل نہیں کہلوانا چاہتے تو محنت اور قربانی کی عادت ڈالو"۔

(فرمودہ 17 دسمبر 1946ء مطبوعہ الفضل 16 مئی 1961ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سلطان احمد پیر کوٹی صاحب

آپ جامع فضائل اور ایمانی قوتوں کے ساتھ توام تھے

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عالی مقام

حضرت مسیح موعود کی نظر میں

حضرت علیؓ خلفائے راشدین میں سے چوتھے خلیفہ راشد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے ابوالحسن اور ابوتراب کنیت اور مرتضٰی لقب تھا بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ تربیت پائی اس لئے آپ کا دامن عہد جاہلیت کے داغ ہائے معاصی سے کلیۃً محفوظ رہا دعوت اسلام پر نوجوانوں میں سے سب سے پہلے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہی اور ایمان لائے آپ کی عمر اس وقت آٹھ برس کی تھی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست و بازو تھے آپ نے ساری زندگی آنحضورؐ کی خدمت میں گزاری۔ 2ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سے عقد کے فخر سے مفتخر کیا۔ عہد نبوی میں خطوط و فرامین بالعموم آپ ہی لکھا کرتے۔ پہلے تینوں خلفاء کے زمانہ میں آپ کو مشیر خاص کا درجہ حاصل رہا اور ہر اہم کام میں آپ کا مشورہ لیا جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر غسل اور تجہیز و تکفین کا فخر بھی حضرت علیؓ کے حصہ میں آیا۔

خلافت

ذی الحجہ 35ھ میں خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ تخت خلافت پر متمکن ہوئے اور پونے پانچ سال تک خلافت کا عظیم فرض نبھانے کے بعد آپ 17 رمضان المبارک 40ھ کو یک شنبہ کی رات 63 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوئے۔

آپ کا عہد خلافت

آپ کا عہد خلافت سارے کا سارا افراتفری اور خانہ جنگیوں میں گزرا۔ تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہی پہلا مسئلہ جو پیش آیا وہ تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ کے قصاص کا مسئلہ تھا اکابر صحابہؓ قصاص پر زور دے رہے تھے۔ مسئلہ بڑا پیچیدہ تھا آپ ان کے مطالبہ کو پورا نہ کر سکتے تھے جس کی وجہ سے اسلامی صوبوں کے حکومتوں پر اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی۔

حضرت مسیح موعودؑ آپ کے عہد خلافت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:-

آپ کی خلافت کے زمانہ میں دشمنوں نے حکومت کی طاقت و قوت کو زبردستی چھین لینا چاہا، انہوں نے اسے گڑھے میں گرا دیا تھا اخوت کا حق ترک کر دیا تھا اور حکومت کو مکڑی کے جالے سے بھی کمزور کر کے رکھ دیا تھا۔

آپ کی خلافت کا زمانہ فسادات اور بغاوت کا زمانہ تھا فتنے شروع ہوئے اور پے در پے آزمائشیں آئیں ہر روز ایک نیا جھگڑا جنم لیتا زمانہ کے فتنے زیادہ ہو گئے اور امن کے پرندے پرواز کر گئے۔

ان سب فتنوں اور بغاوتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر میدان اور ہر موقع پر نصرت و اعانت کی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل آپ کے شامل حال رہا آپ نے تمام مصائب اور مشکلات کو صبر اور تحمل سے برداشت کیا اور دین اسلام کے دفاع اور اس کی مضبوطی میں ہمہ تن مصروف رہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

كَانَ صَبُوْرًا وَّمِنَ الصَّالِحِينَ

آپ بڑے صابر اور اللہ تعالیٰ کے ایک صالح بندہ تھے۔

جو لوگ آپ سے آپ کے عہد خلافت میں برسر پیکار رہے انہوں نے آپ کے مقابلہ میں تلوار اٹھائی اور خلافت سے بغاوت کی انہوں نے اپنی جانوں پر ناحق ظلم کیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے حق بات یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔ حق بات یہی ہے کہ حق حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔

شجاعت

آپ بلند حوصلہ اور بے حد قوی تھے۔ شجاعت آپ کا نمایاں وصف تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ سوائے جنگ تبوک کے ہر غزوہ میں شامل ہوئے اور داد شجاعت دی خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں بھی آپ کئی ایک جنگوں میں شریک ہوئے۔ بڑے سے بڑا پہلوان آپ کے سامنے آیا اور چت ہوا بڑے بڑے بہادر دشمن آپ کا نام سن کر کانپ جاتے تھے اور آپ کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

آپ اللہ تعالیٰ کے غالب شیر تھے خدائے حنان کے بہادر اور جری نوجوان تھے آپ بڑے بہادر تھے۔ مگر بہادری کی خداداد قوت کو موقع اور محل پر استعمال کرنے والے تھے چاہے دشمن کی ایک بڑی فوج آپ پر حملہ آور ہو آپ اپنے مرکز سے ادھر ادھر نہیں ہوتے تھے۔ جنگ کے میدانوں میں آپ نے ہر قسم کی بہادری کا اظہار کیا اور سچ بات تو یہ ہے کہ آپ سیف و سنان کی جنگوں میں مظہر العجائب تھے۔

پھر آپ کی بہادری کے یہ سارے کارنامے صرف اور صرف دین اسلام کا دفاع کرنے اور خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تھے آپ نے کبھی اپنا ذاتی مفاد سامنے نہ رکھا اپنے کسی ذاتی انتقام کو پیش نظر نہ رکھا۔ اگر آپ کو کسی انسانی جوش کی ملونی کا ادنیٰ اشتباہ بھی پیدا ہوتا تو آپ اس سے اجتناب کی پوری کوشش فرماتے حضرت مسیح موعود نے آپ کا ایک واقعہ نقل فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں:-

لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کا ایک کافر پہلوان سے جنگ شروع ہوا بار بار آپ اس کو قابو کرتے تھے وہ قابو سے نکل جاتا تھا آخر اس کو پکڑ کر اچھی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور قریب تھا کہ خنجر کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نے نیچے سے آپؓ کے منہ پر تھوک دیا جب کہ اس نے ایسا فعل کیا تو حضرت علیؓ اس کی چھاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے اس پر اس نے تعجب کیا اور حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں اور خون کا پیاسا ہوں پھر باوجود ایسا قابو پا چکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا یہ کیا بات ہے حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب القتل ہو اور میں محض دینی ضرورت کے سبب تم کو پکڑتا تھا لیکن جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا اور اس میں مجھے غصہ آیا تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب نفسانی بات درمیان میں آ گئی ہے اب اس کو کچھ کہنا جائز نہیں تا کہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو جب میری اس حالت میں تغیر آئیگا اور یہ غصہ دور ہو جائے گا تو پھر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ تمام کفر اس کے دل سے خارج ہو گیا اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کونسا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جس کی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے پس اس نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔

(بدر 21 مارچ 1907ء و الحکم 18 مئی 1908ء)

غرض آپ عظیم شجاع اور بہادر تھے۔ آپ نے ہر موقعہ پر بہادری کے بے نظیر جوہر دکھائے لیکن آپ کی یہ شجاعت اور بہادری خالصۃً للہ تھی اس میں آپ کی کوئی ذاتی غرض نہیں آپ کو اپنے نفس پر پورا پورا قابو حاصل تھا اور جب اور جس موقعہ پر بھی آپ کو یہ خیال پیدا ہوتا کہ اس وقت میرے اس فعل میں نفس کی ملونی کا اشتباہ ہے تو فوراً اپنا ہاتھ روک لیتے خواہ آپ کو اس کے نتیجہ میں کتنے ہی خطرناک حالات سے دوچار ہونا پڑتا۔

مجسم ایثار

آپ مجسم ایثار تھے ہر ضرورت مند کے کام آتے محتاجوں کی احتیاج کو دور کرنے کی کوشش کرتے بے کس و بے بس انسانوں سے ہمدردی اور غم خواری کرتے یتامیٰ، مساکین اور پڑوسیوں کے غموں کو دور کرتے اور ان کی مالی امداد فرماتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر آپ نے جو ایثار دکھایا اس کی ایک مثال کا حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف ”سرمہ چشم آریہ“ میں ذکر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

”جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ناگہانی طور پر اپنے قدیمی شہر کو چھوڑنے لگے اور مخالفین نے مار ڈالنے کی نیت سے چاروں طرف سے اس مبارک گھر کو گھیر لیا تب ایک جانی عزیز جس کا وجود محبت و ایمان سے خمیر کیا گیا تھا جانبازی کے طور پر آنحضرتؐ کے بستر پر بارشاد نبوی اس غرض سے منہ چھپا کر لیٹ رہا کہ تا مخالفوں کے جاسوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکل جانے کی کچھ تفتیش نہ کریں اور اسی کو رسول اللہ سمجھ کر قتل کرنے کے لئے ٹھہرے رہیں۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 17 حاشیہ)

فصاحت بیانی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جہاں سیف و سنان کے دھنی اور شجاعت کے نمایاں وصف سے متصف تھے وہاں فصحائے عرب میں بھی آپ بلند مقام پر فائز تھے آپ کے خطبات ادب عالیہ کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

آپ نہایت شیریں بیان تھے آپ کا بیان دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا اس کے ساتھ ذہنوں کا زنگ دور ہوتا تھا آپ اپنے مطلب اور مفہوم کا نور برہان کے ساتھ واضح کرتے آپ مختلف اسالیب بیان پر قدرت رکھتے تھے جس کسی نے بھی آپ سے اس میں مقابلہ کیا وہ ایک معذرت طلب مغلوب کی طرح آپ سے معذرت کرنے پر مجبور ہوا آپ ہر اچھی خوبی اور فصاحت و بلاغت کے طریقوں میں کامل تھے جس نے آپ کے اس کمال کا انکار کیا اس نے بے حیائی کی راہ اختیار کی۔

علم و فضل میں کمال

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

انا مَدِينَةُ العِلمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا

میں علم کا ایک شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ آپ فن صرف ونحو کے بانی تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

علم قرآن کا پیالہ پینے والوں میں آپ سبقت لے جانے والے تھے۔ آپ کو حقائق قرآنیہ کے سمجھنے کے لئے ایک عجیب فہم عطا ہوا تھا۔

خلفاء ثلاثہ اور آپ

آپ نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت میں کچھ تخلف کیا لیکن بعد میں آپ نے خلافت کی بیعت کر لی دوسرے دونوں خلفاء کی بھی بیعت کی ان کی اطاعت واعانت کو اپنا فرض جانا اور خلفاء ثلاثہ بھی آپ کی بڑی قدر کرتے رہے۔ تینوں خلفاء کے زمانہ میں آپ کو مشیر خاص کا درجہ حاصل رہا ہر کام میں آپ سے مشورہ لیا جاتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

آپ نے ہر نماز حضرت ابو بکرؓ اور پھر حضرت عمرؓ کی اقتداء میں پڑھی اور کسی وقت بھی آپ پیچھے نہ رہے اور نہ ہی آپ نے شکوہ کرنیوالوں کی طرح اعراض کیا آپ ان کے مشوروں میں شامل ہوئے ان کے دعویٰ کی تصدیق کی۔ پوری ہمت اور طاقت کے ساتھ ان کی مدد کی اور آپ پیچھے رہنے والوں میں سے نہیں تھے۔

پھر فرمایا:-

آپ نے حضرت صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی بیعت کی اور اخلاص اور عقیدہ کے طور پر آپ کی پیروی کی اور آپ نے کمزوری نہ دکھائی۔

جامع صفات حسنہ

آپ کا وجود جامع صفات حسنہ تھا پرہیزگاری آپ کے آئینہ کردار کا روشن ترین جوہر تھی آپ کی زندگی کا ہر لمحہ زہد وتقویٰ میں ڈوبا ہوا تھا عبادت آپ کا مرغوب مشغلہ تھا دنیا اور عیش سے آپ نفور تھے سادہ خوراک اور سادہ لباس تھے ساری زندگی ایک معمولی مکان میں گزار دی آپ کا نہ کوئی نوکر تھا نہ خادم آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا خود چکی پیستیں، سخی اور پاک دل تھے اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے کسی محتاج کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

حضرت علیؓ تو جامع فضائل تھے اور ایمانی قوتوں کے ساتھ توام تھے۔

بیشک حضرت علیؓ طلب گاروں کی امید گاہ اور سخیوں کے پیشوا تھے آپ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی محبت اور اصل زمانہ میں بہتر انسان تھے۔ آپ دنیا کو روشن کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا نور تھے۔

حضرت علیؓ نہایت متقی تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو خدائے رحمان کے نزدیک زیادہ محبوب ہوتے ہیں آپ برگزیدہ انسان، زمانہ کے سردار سخی اور پاک دل تھے آپ نے نہایت غریبانہ زندگی گزاری اور نوع انسان کے زہد میں انتہا کو پہنچ گئے تھے آپ اموال کے عطا کرنے غموں کو دور کرنے اور یتامیٰ مساکین اور پڑوسیوں کو تلاش کر کے ان کی مدد کرنے میں سب سے سبقت لے جانیوالے تھے آپ بے کس و بے بس انسان کی ہمدردی کی تحریک کرتے اور عاجزی سے سوال کرنے والے اور سوال نہ کرنے والے محتاجوں کو کھلانے کا حکم فرماتے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے تھے۔

(سرالخلافہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اے امام ما امیرالمومنیں
نام و ناموس محمدؐ کے امیں

پاسبان امت خیرالوریٰ
ناخدائے کشتی دین متیں

صبغۃ اللہ میں ہے رنگیں سربسر
تو ہے ظل رحمۃ للعالمیں

مالک بخت بلند و ارجمند
سایہ گستر تجھ پہ تھا روح الامیں

نیک طینت پاک دل روشن دماغ
عصمت صغریٰ پہ قائم بالیقیں

استقامت کا تو وہ کوہ گراں
فضل رب سے جس کو جنبش ہی نہیں

مصطفیٰؐ لمعان ہیں مثل آفتاب
اور تو اس کی شعاع اولیں

راہِ دیں میں مال کے ایثار کا
اک نمونہ ہے برائے آخریں

لا جرم تو جامع قرآن پاک
وارث علم نبی آخریں

غار میں تجھ سے نبیؐ نے یہ کہا
ہے ہمارے ساتھ اللہ العالمین

ہے خدا حافظ ہمارا اے رفیق
اس لئے ہرگز نہ ہو اندوہ گیں

سربلندی کلمہ حق کا نصیب
پست ہوں گے دشمنان کمتریں

ہاں خلافت کے لئے بعد از نبیؐ
شخصیت تیری ہی تھی موزوں تریں

قادر مطلق کا جب منشاء ہوا
منتخب ہو تو امام المسلمیں

آسماں سے آئی فوج قدسیاں
قلب مومن کو کیا زیر نگیں

ڈال دی ہر دل میں یہ وحی خفی
بن قحافہ ہی بنے سلطان دیں

ہے پسِ پردہ وہ ذات ذوالجلال
گو بہ ظاہر انتخاب مومنیں

ہے نہیں یہ عقل انسانی کا کام
ہے یہ کار مالک عرش بریں

ہے خلافت آسمانی اک نظام
شاہد اس پر ہے کتاب آخریں

جس سے قائم اتفاق و اتحاد
جانب حق سے ہے وہ حبل المتیں

دیں کے استحکام کا باعث یہی
موجب عزّ و وقار و جاہ دیں

دین حق کی ہے حفاظت کا حصار
حملہ آور جب ہو ابلیس لعیں

سنت نبویؐ کی رہ پر گامزن
حق کے حکموں سے قدم باہر نہیں

اس کے دامن سے جو وابستہ رہا
اس پہ ہیں الطاف رب العالمیں

تو نے کچلا فتنہ ”منع زکوۃ“
جو یہ لاتے تھے دلیل ناقصیں

ہو گیا ساقط یہ حکم ایزدی
اب رسول اللہؐ دنیا میں نہیں

ایسے لوگوں کو نصائح تو نے کیں
سن لو میری بات کر لو دلنشیں

اب خلیفہ ہے مخاطب حکم کا
فرض سے فارغ تو ہو سکتا نہیں

ہوشیار ہو جائیں سب اہل نصاب
ایک رسی بھی تو چھوڑوں گا نہیں

پہلوئے آقا میں تو ہے محو خواب
ہے یہ تجھ پر فضل رب العالمیں

اللہ اللہ تیرا یہ رتبہ عظیم
بعد نبیوں کے تو افضل بالیقیں

ساری امت تیری ہے احسان مند
کر دیئے تو نے بلند اعلام دیں

کفر کے جھنڈے ہوئے سب سرنگوں
تجھ سے پھیلے چار سو انوار دیں

تیرے آقاؐ پر ہزاروں ہوں درود
اور تجھ پر بھی امام المسلمیں

سید ادریس احمد عاجز عظیم آبادی

ایشیا اور امریکہ میں پھیلنے والی عجیب وغریب بیماری

سارس (SARS) کا تعارف اور تازہ تحقیقات

طبی ماہرین اس مہلک مرض کو 21ویں صدی کی طاعون کا نام دے رہے ہیں

فخر الحق شمس صاحب

اگر دنیا کے حالات پر نظر دوڑائی جائے تو مختلف ادوار میں یہاں متعدد مشکلات ومصائب آتے رہے ہیں۔ کبھی جنگوں کی وجہ سے مختلف قوموں کو جانی ومالی نقصان اٹھانا پڑا، کبھی زلزلے اور طوفانوں نے تباہی مچائی، اور تو اور کئی مہلک اور جان لیوا بیماریوں نے مختلف ممالک کو اپنا نشانہ بنایا اور دیکھتے دیکھتے سینکڑوں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ ان میں ایسی پر اسرار علامات تھیں جن کی وجہ سے سائنس دان، کیمیا دان اور طب کے ماہرین جلد مناسب علاج دریافت نہ کر سکے، ان بیماریوں میں سے کچھ ابھی بھی موجود ہیں کچھ کم ہوگئی ہیں یا ختم ہو چکی ہیں ان میں طاعون، ایڈز، کینسر وغیرہ شامل ہیں۔ آج کل بھی ایک مہلک بیماری نے ایشیا اور امریکہ کے چند ممالک کو گھیرا ہوا ہے اس کا نام سارس ہے اس کے وائرس پر تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ مختلف انگریزی، اردو اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین، رپورٹس اور انٹرنیٹ سے اہم معلومات اکٹھی کر کے درج ذیل مضمون لکھا گیا ہے۔

عجیب وغریب وائرس

ماحولیاتی عوامل کی وجہ سے رونما ہونے والی تبدیلیاں آج کل ایک عجیب وغریب وائرس کو جنم دے رہی ہیں اس کا نام سارس (SARS) ہے۔ اس خطرناک بیماری کا چرچا آج کل دنیا بھر میں سنائی دے رہا ہے۔ اس سے ہلاکتیں بھی ہوئی ہیں اور لوگوں میں خوف وہراس پھیلتا جا رہا ہے۔ چین، ہانگ کانگ، فلپائن، سنگاپور، تھائی لینڈ، انڈونیشیا، کینیڈا اور ویت نام اس کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ ان ممالک میں ماسک پہنے افراد ہر طرف گھومتے نظر آ رہے ہیں ابھی تک پاکستان اس مرض سے نسبتاً بچا ہوا ہے۔ لیکن اگر بروقت روک تھام نہ کی گئی تو جلد ہی یہ بیماری اس خطے کا رخ کر سکتی ہے۔

کرونا وائرس

عالمی ادارہ صحت اور CDC نے مختلف بین الاقوامی اور لوکل ذرائع سے یہ بات واضح کی ہے کہ سارس کے مریض بہت تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں ان کا تجزیہ ہے کہ یہ مرض ایک وائرس کے ذریعہ پھیلتا ہے جس کو CORONA VIRUS گروپ کہتے ہیں اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سانس کی رطوبتوں کے علاوہ جسم سے نکلنے والے دوسرے مواد مثلاً تھوک، الٹی یا پیشاب میں بھی یہ جرثومہ آتا ہے۔

مرض کی علامات

یہ مرض جس کو سارس کہتے ہیں دراصل انگریزی کے الفاظ Severe Acute Respiratory Syndrome کا مخفف ہے اور یہ سانس کی بیماری ہے جو کہ ایشیا، نارتھ امریکہ اور یورپ میں دیکھی جا رہی ہے۔ عموماً سارس کا مرض بخار سے شروع ہوتا ہے، جس میں بخار 100 درجے سے زیادہ ہوتا ہے۔ دیگر علامات میں سردرد، بے چینی اور جسم میں دردیں شامل ہیں چند لوگوں میں سانس کی علامات بھی شامل ہیں۔ ان علامات کے شروع ہونے کے چند روز تک مریض کو خشک کھانسی اور سانس لینے میں دشواری ہو جاتی ہے۔ شروع میں علامات واضح نہیں ہوتیں اور عموماً اس مرض کا شک بھی نہیں ہوتا۔ تشخیص کے مراحل سے گزرنے کے بعد مریض کو معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ عام تکلیف نہیں بلکہ سارس کا مرض ہے۔ دیر ہو جانے کی وجہ سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے اور پوسٹ مارٹم کے بعد ہی اصل بات کھل کر سامنے آتی ہے۔

سارس پھیلنے کی وجوہات

سارس پھیلنے کے عوامل کے بارے میں ابھی تک مکمل طور پر تو معلوم نہیں ہو سکا لیکن چند ذرائع ایسے ہیں جن کا پتہ چل گیا ہے مثلاً یہ دیکھا گیا ہے کہ سارس کا مرض اس کے مریض سے قریبی تعلق کے سبب پھیلتا ہے جن میں ڈاکٹر، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف یا پھر اس مریض کے گھر میں رہنے والے دیگر افراد وغیرہ۔ جب مریض کھانستا یا چھینکتا ہے تو یہ جرثومہ سانس کی رطوبتوں کے ساتھ باہر آتا ہے اور براہ راست یا بالواسطہ دوسرے افراد تک پہنچ کر مرض پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔ اس لئے متاثرہ ممالک میں جن لوگوں نے ماسک پہنا ہوتا ہے وہ سانس کے ذریعے نکلنے والی رطوبتوں سے بچنے کی کوشش میں مصروف ہیں لیکن یہ بھی یاد رہے کہ اگر سارس کا مریض ایسی رطوبتیں اپنے جسم پر، اپنی جلد، کسی کرسی، میز یا دروازے کے ہینڈل پر لگا دے یا کھانسے اور چھینکنے کے دوران نکلیں، کوئی اور شخص ان چیزوں کو چھونے کے بعد اگر اپنے ہاتھوں، منہ، ناک یا آنکھوں سے لگا لے تو یہ مرض اس کو لگ جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں رہنے والے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ کسی بھی چیز کو چھونے سے پہلے ہاتھوں میں گلوز پہنے استعمال کے بعد پھینک دے اور اپنے ہاتھ فوراً گرم پانی اور صابن سے صاف کر لے۔

21ویں صدی کی طاعون

سارس کا پہلا مریض اگرچہ ویت نام کا بتایا جاتا ہے مگر اس کے زیادہ تر مریض پہلی مرتبہ چین میں پائے گئے ہیں۔ یہ انکشاف 14 فروری 2003ء کو ہوا جب چین نے سرکاری سطح پر اس مہلک مرض کی موجودگی کا اعتراف کیا۔ دیگر ممالک میں اس کی اطلاع 15 مارچ 2003ء کو پہنچی جب جنیوا میں عالمی ادارہ صحت (WHO) کے سربراہ ڈاکٹر مائیکل ریان کو معلوم ہوا کہ سارس کا مریض جرمنی آ رہا ہے تو اس کے چند ہفتوں بعد اس مرض کا وائرس دریافت کیا گیا اور اسے باقاعدہ سارس کے نام سے موسوم بھی کر دیا گیا۔ طبی ماہرین اس مرض کو عالمی خطرے کے نام سے یاد کر رہے ہیں۔ اور اس کو 21ویں صدی کی طاعون کا نام دے رہے ہیں۔ تین درجن سے زائد ممالک بری طرح اس کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ سینکڑوں افراد اس کا شکار ہو کر ہلاک ہو گئے ہیں جب کہ متاثر ہونے والوں کی تعداد ہزاروں ہے۔

وائرس کی فوٹو

کینیڈا کے شہر ٹورانٹو میں جب 12 اپریل 2003ء کو سارس کے مریضوں کی نشاندہی سامنے آئی تو فوری طور پر کینیڈا کے مشہور پہاڑی شہر وینکوور میں سائنسدان اور طبی ماہرین اکٹھے ہوئے۔ اور چند دنوں میں 30 ہزار انسانی خلیوں کا تجزیہ کرنے کے بعد آخر کار وہ سارس کے وائرس کی فوٹو لینے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کو آدھی کامیابی قرار دیا گیا۔

تازہ تحقیق

عالمی ادارہ صحت کی جانب سے کی جانے والی تازہ تحقیق کے مطابق سارس وائرس انسانی جسم سے باہر بھی توقع سے کہیں زیادہ دیر تک زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سارس وائرس کسی بھی سطح پر چوبیس گھنٹے اور پانی کے نکاس کی نالیوں میں چار دن تک زندہ رہ سکتا ہے۔

بیجنگ میں قائم عالمی ادارہ صحت کے سربراہ کا کہنا ہے کہ چین کے بڑے علاقوں کی خوش قسمتی ہے کہ وہ اس وائرس سے متاثر نہیں ہوئے۔ چین میں وبا کا شکار بننے والوں کی کل تعداد کئی سو ہے۔

چند حفاظتی تدابیر

چند حفاظتی تدابیر میں یہ بھی شامل ہے کہ مریض کو گھر سے باہر نکلنے سے گریز کرنا چاہئے۔ ان لوگوں کو سکول یا دوسرے پبلک مقامات پر جانے سے گریز کرنا چاہئے۔ تاوقتیکہ ان کے بخار کو ختم ہوئے 10 روز نہ ہو جائیں۔ اور ان کی سانس کی علامات بھی ختم نہ ہو جائیں۔ اس عرصہ کے دوران بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا بے حد ضروری ہے۔ ہاتھوں کو نیم گرم پانی سے صاف کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اگر یہ عمل جاری رکھا جائے تو اس مرض سے نجات میں مدد مل سکتی ہے۔

اگر کسی شخص پر سارس کا شک ہو اور اس کے پاس کسی کو جانا پڑے تو فوراً ماسک کے ذریعے منہ اور ناک ڈھانپنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ گلوز پہننا اور ملاقات کے بعد ان کو اتار کر ضائع کرنا اور نیم گرم پانی سے ہاتھوں کی صفائی کی جائے۔ اسی طرح ایسے مریض کے کپڑے بستر اور تولیے وغیرہ استعمال نہ کریں۔

سارس کی روک تھام

ہانگ کانگ، سنگاپور، کینیڈا، ویت نام اور چین سارس کے مراکز بتائے جا رہے ہیں۔ سب سے زیادہ نازک حالات چین میں ہیں چین کے دارالحکومت بیجنگ میں حکام نے سارس سے متاثرہ ہسپتال کو سربمہر کر دیا ہے اور متاثرہ افراد، عمارات اور دیہات کو الگ تھلگ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے چین ہانگ کانگ اور سنگاپور میں متعدد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس مرض کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے چین کے سترہ لاکھ طلبہ کو گھر بھیج دیا گیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ بیجنگ کے ہسپتالوں میں مت جائیں۔

سعودی عرب کی حکومت نے سارس کا پھیلاؤ روکنے اور اپنے شہریوں کو اس سے بچانے کی غرض سے مشرقی ایشیا کے مسلمانوں پر عمرہ سمیت ہر قسم کے ویزے جاری کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔ سعودی وزارت حج کے مطابق یہ پابندی چین، سنگاپور، ہانگ کانگ اور فلپائن کے شہریوں پر عائد کی گئی ہے۔

خوف اور پریشانی کی لہر

مہلک بیماری سارس نے انتہائی سرعت کے ساتھ دنیا کے تقریباً 30 ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ امریکہ سمیت کئی ممالک کے معروف ڈاکٹرز اس بیماری کا علاج ڈھونڈنے میں مصروف ہیں لیکن ابھی تک خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ سارس ایسا مرض ہے جس نے ایڈز کے بعد دنیا میں خوف اور پریشانی کی لہر پیدا کی ہے۔

وائرس کے اسباب کیا ہیں

یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ یہ وائرس اتنے عرصہ تک بالکل خاموش کیوں رہا اور اب ماحول میں ایسی کون سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں جن کے باعث یہ وائرس مرض پھیلانے کے قابل ہوا ہے۔ اسی طرح اگر انسانوں کے لئے بے ضرر وائرس خطرناک بننا شروع ہو گئے تو پھر آئے دن کسی نئی بیماری کا حملہ ہوگا اور ہم اپنا بچاؤ کرتے کرتے مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ اس لئے ان اسباب کا جاننا اس کے بچاؤ کے لئے اقدامات کرنا بے حد اہم ہے یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اس وائرس کے اندر خود سے ایسی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں کہ یہ انسانوں میں بیماری پھیلانے کا باعث بن رہا ہے۔

اموات کا تناسب

یہ حقیقت ہے کہ سارس کے مرض میں مبتلا لوگوں میں سے 6 فیصد میں موت واقع ہوتی ہے۔ جب کہ عالمی ادارہ صحت کا خیال ہے کہ مریضوں میں بعض ممالک میں شرح اموات دوگنا ہو سکتی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ اموات چین اور ہانگ کانگ میں ہوئی ہیں اور خوف کا یہ عالم ہے کہ بیجنگ میں جو ہسپتال سارس کے 100 سے زائد مریضوں کا علاج کر رہا ہے اس کو سیل کر دیا گیا ہے۔

ایک خیال یہ ہے کہ دنیا کی آبادی 5 ارب سے زائد ہے اور اگر ان میں سے چند سو افراد موت کا شکار ہو گئے ہیں تو یہ اتنی زیادہ خطرناک نہیں جتنا کہ اس کو اچھالا جا رہا ہے۔ اس سے زیادہ افراد نمونیا کے ذریعے مر رہے ہیں اس بیماری کو میڈیا کے ذریعے بہت اچھالا جا رہا ہے تا کہ عوام میں اس بیماری کا خوف پیدا کیا جائے اور اس کے بعد کوئی ملٹی نیشنل کمپنی اس میدان میں کود پڑے اور اس کے علاج کے لئے نئی دوا متعارف کروائے اور اربوں روپے کمائے۔

احتیاطی تدابیر پر عمل

اس مرض کے بارے میں جاننا اور اس کی احتیاطی تدابیر کے بارے میں عوام کو آگاہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اوپر بیان کئے گئے حفاظتی اصولوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ سارس کا مرض جن ممالک میں پھیلتا جا رہا ہے وہاں احتیاطی تدابیر پر سختی سے عمل کیا جا رہا ہے اور اس مرض کے پھیلاؤ کے لئے روک تھام انفرادی اور اجتماعی سطح پر کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ حد تک کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔ اگر احتیاطی تدابیر پر عمل نہ کیا گیا تو یہ مرض ایک وبا کی طرح پھیلتا چلا جائے گا۔ اس لئے کہ یہ مرض قریبی تعلق سے اور ہوا کے دوش پر منتقل ہو جاتا ہے۔

سارس کی بیماری ابھی اپنے ابتدائی دور سے گزر رہی ہے۔ اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی ہم کسی حتمی نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں اور تحقیق کر سکتے ہیں کہ یہ مرض ہمارے جسم کے کس حصے پر کتنا اثر چھوڑتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34841 میں گلفام حمید گوندل ولد عبدالحمید گوندل قوم گوندل پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پورن نگر سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد گلفام حمید گوندل ولد عبدالحمید گوندل سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ندیم احمد ولد نذیر احمد جنجوعہ سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 اسد محمود باجوہ ولد عبدالعزیز باجوہ سیالکوٹ

مسل نمبر 34842 میں قمر النساء زوجہ خواجہ محمود احمد قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے۔ 2۔ نقد رقم -/100000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ قمر النساء زوجہ خواجہ محمود احمد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ملک جواد احمد وصیت نمبر 27874 گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد عابد وصیت نمبر 22272

مسل نمبر 34843 میں محمد احسن ولد محمد رفیق قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احسن ولد محمد رفیق کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد اسحٰق ولد حضرت منشی عبدالحق صاحب کراچی گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ولد غلام محمد نصیر صاحب مرحوم کراچی

مسل نمبر 34844 میں امۃ الشکور بنت محمد رفیق قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الشکور بنت محمد رفیق ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد اسحٰق ولد حضرت منشی عبدالحق صاحب مرحوم کراچی گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد

مسل نمبر 34845 میں عابدہ اسحٰق بنت محمد اسحٰق قوم .... پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عابدہ اسحٰق بنت محمد اسحٰق کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق ولد میاں احمد دین صاحب مرحوم کراچی گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ولد غلام محمد نصیر مرحوم کراچی

مسل نمبر 34846 میں خالدہ اسحٰق بنت محمد اسحٰق قوم .... پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ خالدہ اسحٰق بنت محمد اسحٰق کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق ولد میاں احمد دین صاحب مرحوم کراچی گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد

مسل نمبر 34847 میں بلال احمد کلیم ولد ظفر اقبال مرحوم قوم بھٹہ پیشہ عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع کوئٹہ مالیتی -/2000000 روپے کا 1/4 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بلال احمد کلیم ولد ظفر اقبال مرحوم کوئٹہ گواہ شد نمبر 1 دبیر احمد اعوان کوئٹہ گواہ شد نمبر 2 رفعت احمد وصیت نمبر 26253

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد حامیم باجوہ صاحب چک L-116/12 ساہیوال کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10۔اپریل 2003ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ارسلان احمد نام عطا فرمایا اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10۔اپریل 2003ء کو مکرم محمد اکرم صاحب ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ''امتہ النور'' عطا فرمایا۔ نومولودہ مکرم محمد اکبر افضل صاحب راولپنڈی کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر۔ سعادت مند اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

مجلس نابینا کی تربیتی کلاس

مجلس نابینا کے احمدی ممبران کیلئے مورخہ 26 مئی تا 10 جون فنی اور تربیتی کلاس ربوہ میں شروع ہو رہی ہے جس میں جملہ احمدی نابینا ممبران کی شمولیت لازمی ہے۔ جو دوست یہ اعلان پڑھیں اپنے اردگرد ماحول میں نابینا احمدی افراد کو ربوہ میں اس کلاس میں شرکت کی تلقین کریں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

نوٹس داخلہ

پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (VTI's) میں داخلہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ دوران تعلیم مستحق طلباء کو تمام تعلیمی اخراجات کے علاوہ ذاتی اخراجات کیلئے 500 روپے کی مالی امداد بطور عطیہ دی جائے گی۔ عمر کی حد 18 سے 35 سال۔ کورس کا دورانیہ 8 تا 20 ماہ ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 20 مئی 2003ء۔ درخواستیں 28 مئی تک وصول کی جائیں گی۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم غلام رسول صاحب کارکن دفتر الفضل کی اہلیہ صاحبہ آجکل علیل ہیں۔ اب ہسپتال سے گھر (احمد نگر) آ گئی ہیں ان کی شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم منصور احمد تاثیر صاحب ابن مکرم محمد احمد نعیم صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی لکھتے ہیں کہ میرے برادر نسبتی مکرم چوہدری ظہور احمد وڑائچ صاحب آف اسلام آباد کے منجھلے بیٹے مکرم وقاص احمد صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ فائزہ احمد شیخ صاحبہ بنت شیخ طاہر احمد صاحب آف سویڈن سے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بعد نماز عصر مورخہ 18 مئی 2003ء کو بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ مکرم وقاص احمد صاحب چوہدری خان محمد وڑائچ صاحب نمبردار مرحوم سعد اللہ پور کی نسل [illegible] ہیں اور مکرمہ فائزہ احمد صاحب مکرم [illegible] سید امید شرما صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت [illegible] رشتہ کے مبارک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 8

8-15 a.m	علمی خطابات
9-30 a.m	چائنیز سیکھئے
10-00 a.m	فرانسیسی سروس
11-00 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	چائنیز پروگرام
1-05 p.m	تقریر
2-00 p.m	مجلس سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	کوئز
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-55 p.m	علمی خطابات
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	فرانسیسی سروس خطبہ جمعہ
9-10 p.m	فرانسیسی سروس مختلف پروگرام
10-10 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

جمعرات	22۔مئی	زوال آفتاب	12-05
جمعرات	22۔مئی	غروب آفتاب	7-05
جمعہ	23۔مئی	طلوع فجر	3-29
جمعہ	23۔مئی	طلوع آفتاب	5-05

پاکستان کی رکنیت معطل رہے گی دولت مشترکہ نے پاکستان کی رکنیت بحال کرنے کی درخواست ایک بار پھر مسترد کر دی ہے۔ وزرائے خارجہ کے اجلاس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کو دولت مشترکہ میں دوبارہ شامل ہونے کیلئے جمہوریت کی بحالی کے سلسلے میں مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

ہوسکتا ہے مجھے بھارت جانا پڑے وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ دونوں ممالک کو مسئلہ کشمیر سمیت تمام مسائل کا حل بات چیت کے ذریعے تلاش کرنا ہوگا۔ بھارت کے سرکاری ٹیلی ویژن دوردرشن کو دیئے گئے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ بھارت کو یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ خطے میں لوگ امن کا قیام چاہتے ہیں۔ دونوں ملکوں کے عوام پہلے ہی بہت مشکلات برداشت کر چکے ہیں۔ دونوں ملکوں کو چاہئے کہ وہ تمام مسائل کے حل کیلئے مذاکرات کریں کیونکہ اب جنگ کے ذریعے مسائل کے حل کا زمانہ گزر چکا ہے۔ انہوں نے کہا حالات دونوں ملکوں کو کشمیر کے حل پر مجبور کر دیں گے۔ ہوسکتا ہے مجھے بھارت جانا پڑے۔

مسئلہ کشمیر کو کبھی پس پشت نہیں ڈالیں گے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان کبھی مسئلہ کشمیر کو پس پشت نہیں ڈالے گا۔ ہم بھارت کے ساتھ تعلقات میں پیدا ہونے والی حالیہ گرم جوشی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کسی قسم کا دباؤ برداشت نہیں کریں گے۔ وہ کور کمانڈرز کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

آئندہ بجٹ کا حجم 798 ارب روپے کا ہوگا وفاقی حکومت نے آئندہ مالی سال 04-2003 کے وفاقی بجٹ سے متعلق سفارشات تیار کر لی ہیں اور بجٹ کے خاکے کو عملی شکل دے دی ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ کا حجم 798۔ارب روپے کے لگ بھگ ہوگا۔ بجٹ خسارہ 130 سے 132 ارب روپے کے درمیان ہوگا۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں حکومت کسی قسم کا ٹیکس نہیں لگائے گی۔ تعلیم، ہاؤسنگ، زرعی مشینری کیلئے درآمدی سامان کی شرح میں کمی کی جائے گی جبکہ سرمایہ کاروں کیلئے نئی مراعات کا اعلان ہوگا۔ ٹیکسوں کی وصولی کا ہدف 498 سے 510 ارب روپے کے درمیان مقرر کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس بجٹ میں غربت کے خاتمے کیلئے مجموعی طور پر 187۔ارب روپے مختص کئے جائیں گے جبکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کو موجودہ 134۔ارب روپے سے بڑھا کر 161۔ارب روپے کیا جا رہا ہے۔

دریاؤں میں پانی کی مقدار تجاوز کر گئی پہاڑوں پر برف پگھلنے کے عمل کے شروع ہونے اور گرمی کی شدت میں اضافے کے ساتھ ملک کے دریاؤں میں آنے والے پانی کی مقدار میں اضافے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور دریاؤں میں آمدہ پانی کی مقدار بڑھ کر 2 لاکھ 90 ہزار کیوسک تک پہنچ گئی ہے۔

عراق میں اقوام متحدہ کا کردار امریکہ اقوام متحدہ کو عراق میں کردار ادا کرنے پر راضی ہو گیا سلامتی کونسل امریکہ، برطانیہ اور سپین کی تیار کردہ قرارداد کا ترمیم شدہ مسودہ پیش کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ کو آزادانہ کام کرنے کی اجازت ہوگی۔ قرارداد پر رائے شماری جمعرات کو ہوگی۔

امریکہ کی فرانس کو دھمکی امریکہ نے فرانس کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے سلامتی کونسل میں عراق کے بارے میں نئی قرارداد پر تصادم کی راہ اختیار کی تو امریکہ کے ساتھ اس کے تجارتی تعلقات متاثر ہوں گے۔ فرانسیسی صدر ژاک شیراک نے کہا ہے کہ امریکی قرارداد کی اسی صورت میں حمایت کریں گے جب اقوام متحدہ کو عراق میں زیادہ کردار دیا جائے گا۔

گوانتا موبے کا مسئلہ نیویارک ٹائمز نے اداریے میں گوانتا موبے کی جیل میں قید جنگی قیدیوں کے معاملے پر امریکی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اور کہا ہے کہ گوانتا موبے کے قیدیوں کا معاملہ امریکی عظمت اور سالمیت کی توہین اور امریکی مفادات کیلئے نقصان دہ ہے۔ امریکی حکومت فوری طور پر گوانتا موبے میں قید افراد کیلئے انصاف کا بندوبست کرے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی خفیہ نگرانی سکاٹ لینڈ پولیس نے تمام برطانوی پولیس سٹیشنوں کو اپنے علاقہ میں مقیم مسلمانوں کی حرکات و سکنات پر نظر رکھنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ اسرائیلی حکومت نے برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں اور مسلمانوں کیلئے اسرائیل داخلے پر پابندی لگا دی ہے۔ فدائی حملوں میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔

ترکی میں بم دھماکہ ترکی کے دارالحکومت انقرہ کے ایک کیفے میں بم دھماکے سے دو افراد ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔

انڈونیشی فوج کا آپریشن انڈونیشیا کے صوبے آچے میں فوج کی طرف سے باغیوں کے خلاف آپریشن کے دوران چار باغی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ انڈونیشیا کی تینوں مسلح افواج اس کارروائی میں حصہ لے رہی ہیں۔ فضائیہ نے باغیوں کے ٹھکانوں پر شدید بمباری کی۔

سارس سے مزید ہلاکتیں چین تائیوان اور ہانگ کانگ میں مہلک وائرس سارس سے مزید 19۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 25 مئی 2003ء

12-05 a.m یسرنا القرآن
1-00 a.m مجلس سوال و جواب
1-20 a.m چلڈرنز کلاس
2-25 a.m تقریر
3-25 a.m کوئز
4-20 a.m علمی خطابات
5-00 a.m تلاوت قرآن کریم' سیرت النبی'
عالمی خبریں
6-00 a.m لقاء مع العرب
7-05 a.m مجلس سوال وجواب
8-00 a.m سیرت حضرت مسیح موعود
8-30 a.m خطبہ جمعہ
9-35 a.m کوئز
10-15 a.m مجلس سوال وجواب
11-35 a.m تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
12-15 p.m لقاء مع العرب
1-30 p.m مشاعرہ
2-15 p.m کوئز
3-10 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m گفتگو
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم' سیرت النبی'
عالمی خبریں
6-00 p.m مجلس سوال وجواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m مجلس سوال وجواب
9-05 p.m خطبہ جمعہ
10-05 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

سوموار 26 مئی 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m خطبہ جمعہ
2-15 a.m مجلس سوال وجواب
3-00 a.m مشاعرہ
4-00 a.m مجلس سوال وجواب
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات،
عالمی خبریں
5-55 a.m چلڈرنز پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m کوئز

باقی صفحہ 7 پر

With New Digital Technology

UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

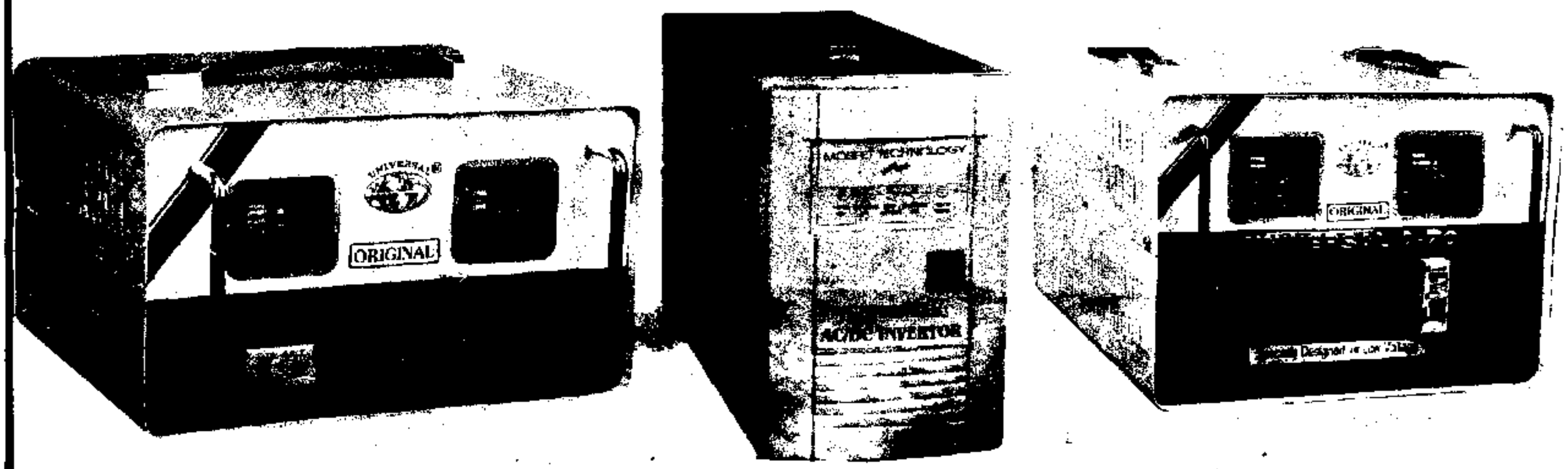

UNIVERSAL® TRADEMARK

Voltage Stabilizers/regulators for fridge, freezer computer, fax, dish anteena, photocopy machine air conditioned.
DC/AC Invertor UPS, 300W, 500W, 650W, 1000W

® Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 Ⓓ Design Regd:6439

Dealer: Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع گجرات۔ ضلع جہلم اور ضلع اسلام آباد کیلئے بھجوایا ہے۔
(i) الفضل کے نئے خریدار بنانا۔ (ii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔ (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی
امراء۔ صدران۔ مربیان سلسلہ، معلمین و جملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

حسن نکھار ابٹنہ چہرہ کے نکھار کیلئے
تیارکردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

کرایہ پر مکان کی ضرورت ہے
برائے دو افراد۔ مکان یا حصہ مکان انڈیپنڈنٹ فرنشڈ / غیر فرنشڈ۔ رابطہ شمیم احمد خالد
فون 211229 (5:30 بجے عصر تا مغرب)